سوال

(68) جرابوں پر مسح جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا جرابوں پر مسح جائز ہے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں! حدیث میں آیا ہے کہ "

"عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: «بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ"

"ثوبان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کی ایک جماعت بھیجی۔۔۔انھیں حکم دیا کہ پگڑیوں اور پاؤں کو گرم کرنے والی اشیاء (جرابوں اور موزوں) پر مسح کریں۔ (سنن ابی داود ج1ص21ح146)

اس روایت کی سند صحیح ہے، اسے حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے صحیح کہا ہے۔ (المستدرک والتلخیص ج1ص169ح602)

اس حدیث پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کے جواب کے لیے نصب الرایہ (ج1ص165) وغیرہ دیکھیں۔

امام ابوداود السجستانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ومسح على الجوربين علي بن أبي طالب وابن مسعود والبراء ابن عازب وأنس بن مالك وأبو امامة وسهل بن سعد وعمرو بن حريث، وروي أيضا عن عمر بن الخطاب وابن عباس"

"اور علی بن ابی طالب، ابومسعود (ابن مسعود) اور براء بن عازب، انس بن مالک، ابوامامہ، سہل بن سعد اور عمرو بن حریث نے جرابوں پر مسح کیا اور عمر بن خطاب اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی جرابوں پر مسح مروی ہے (رضوان اللہ عنھم اجمعین) (سنن ابی داود1/24ح159)

صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے یہ آثار مصنف ابن ابی شیبہ (1/188،189) مصنف عبدالرزاق (1/199،200) محلی ابن حزم(2/84) الکنیٰ

للدولابی (1/181) وغیرہ میں باسند موجود ہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اثر الاوسط لابن المنذر (ج1ص462) میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے، جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ علامہ ابن قدامہ فرماتے ہیں:

"الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم، مَسَحُوا عَلَى الْجَوَارِبِ، وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ مُخَالِفٌ فِي عَصْرِهِمْ، فَكَانَ إجْمَاعًا "

"اور چونکہ صحابہ نے جرابوں پر مسح کیا ہے اور ان کے زمانے میں ان کا کوئی مخالف ظاہر نہیں ہوا لہذا اس پر اجماع ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا صحیح ہے۔ (المغنی 1/181 مسئلہ 426)

خفین پر مسح متواتر احادیث سے ثابت ہے جرابیں بھی خفین کی ایک قسم ہیں جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابراہیم نخعی اور نافع وغیرہم سے مروی ہے۔ جو لوگ جرابوں پر مسح کے منکر ہیں، ان کے پاس قرآن، حدیث اور اجماع سے ایک بھی صریح دلیل نہیں ہے۔

1۔ امام ابن المنذر النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:"

"حدثنا محمد بن عبدالوہاب: حدثنا جعفر بن عون: حدثنا یزید بن مردانبۃ: حدثنا الولید بن سریع عن عمرو بن حریث قال: رأیت علیاً بال ثم توضأ و مسح علی الجوربین"

عمرو بن حریث (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا: میں نے دیکھا (سیدنا) علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور جرابوں پر مسح کیا۔ (الاوسط ج1ص462 وفی الاصل: مردانیۃ وھو خطا مطبعی)

اس کی سند صحیح ہے۔

2۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔

دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (1/188ح1979) وسندہ حسن

3۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (1/189ح1984) وسندہ صحیح

4۔ سیدنا عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (1/189ح1987) اور اس کی سند صحیح ہے۔

5۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (1/189ح1990) وسندہ حسن

ابن منذر نے کہا: (امام) اسحاق بن راہویہ نے فرمایا: "صحابہ کا اس مسئلے پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔" (الاوسط لابن المنذر 1/464، 465)

تقریباً یہی بات ابن حزم نے کہی ہے۔ (المحلی 2/86 مسئلہ نمبر 212)

ابن قدامہ کا قول سابقہ صفحے پر گزر چکا ہے۔

معلوم ہوا کہ جرابوں پر مسح کے جائز ہونے کے بارے میں صحابہ کا اجماع ہے۔ رضوان اللہ عنھم اجمعین اور اجماع (بذات خود مستقل) شرعی حجت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ میری امت کو گمراہی پر کبھی جمع نہیں کرے گا۔" (المستدرک للحاکم 1/116ح397، 398)

نیز دیکھئے : "ابراء اہل الحدیث والقرآن ممافی الشواہد من التہمۃ والبہتان"

ص 32 ، تصنیف حافظ عبداللہ محدث غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1337ھ)

مزید معلومات :۔

1۔ ابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ جرابوں پر مسح کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 1/188ح 1977) اس کی سند صحیح ہے۔

2۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ (ایضاً 1/189ح 1989) اس کی سند صحیح ہے۔

3۔ عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ جرابوں پر مسح کے قائل تھے۔ (المحلی 2/86)

معلوم ہوا کہ تابعین رحمۃ اللہ علیہ کا بھی جرابوں پر مسح کے جواز پر اجماع ہے۔ والحمد للہ

1۔ بقول حنفیہ محمد بن الحسن الشیبانی بھی جرابوں پر مسح کا قائل تھا۔ (ایضاً 1/61 باب المسح علی الخفین)

3۔ آگے آرہا ہے کہ (بقول حنفیہ) امام ابوحنیفہ پہلے جرابوں پر مسح کے قائل نہیں تھے لیکن بعد میں انھوں نے رجوع کرلیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سفیان الثوری ، ابن المبارک ، شافعی ، احمد اور اسحاق (بن راہویہ) جرابوں پر مسح کے قائل تھے (بشرط یہ کہ وہ موٹی ہوں) دیکھئے سنن الترمذی (ج 99)

سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "باقی رہا صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کا عمل ، تو ان سے مسح جراب ثابت ہے ، اور تیرہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے نام صراحتاً سے معلوم ہیں ، کہ وہ جراب پر مسح کیا کرتے تھے۔۔۔" (فتاویٰ نذیریہ ج 1 ص 332)

لہذا سید نزیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا جرابوں پر مسح کے خلاف فتویٰ اجماع صحابہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

جورب : سوت یا اون کے موزوں کو کہتے ہیں۔ (درس ترمذی ج 1 ص 334 تصنیف محمد تقی عثمانی دیوبندی)

نیز دیکھئے البنایہ فی شرح الہدایہ للعینی (ج 1 ص 597)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ خفین (موزوں) جوربین مجلدین اور جوربین منعلین پر مسح کے قائل تھے مگر جوربین (جرابوں) پر مسح کے قائل نہیں تھے۔

ملا مرغینانی لکھتے ہیں :

"وعنہ انہ رجع إلی قولہما وعلیہ الفتوی"

اور امام صاحب سے مروی ہے کہ انھوں نے صاحبین کے قول پر رجوع کرلیا تھا اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (الہدایہ 1/61)

صحیح احادیث ، اجماع صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین ، قول ابی حنیفہ اور مفتی بہ قول کے مقابلہ میں دیوبندی اور بریلوی حضرات کا یہ دعویٰ ہے کہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے۔ اس

دعویٰ پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ (شہادت، جنوری 2001ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ220

محدث فتویٰ